

خیبر پختونخوا نجی تعلیمی اداروں کا اندراج اور کارکردگی آرڈیننس ۲۰۰۱ء

خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر ۲۷ مجریہ ۲۰۰۱ء

۱۵، اکتوبر ۲۰۰۱ء

فہرست.

دیباچہ.

باب.

باب نمبر ۱.

ابتدائی.

(۱) مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ.

(۲) تعریف.

(۳) منظم نام.

باب نمبر ۲.

نجی رذاتی یونیورسٹی.

(۴) نجی جامعہ کا قیام.

(۵) قیام اور تشکیل جامعہ.

(۶) جامعہ کی شاخیں.

باب نمبر ۳ نجی کالجز.

(۷) ایک کالج کا آغاز.

(۸) اجراء اندراج سرٹیفیکیٹ.

باب نمبر ۴ نجی سکولز.

(۹) نجی سینڈری یا ہائر سینڈری سکولوں کا آغاز.

(۱۰) سرٹیفیکیٹ کا اجراء.

(۱۱) پرائمری اور مڈل سکولوں کا آغاز.

باب نمبر ۵

جنرل رعام طریقہ کار برائے رجسٹریشن.

(۱۲) عوامی رائے.

باب نمبر ۶ ریگولیٹری اتھارٹی.

- (۱۳) قیام ریگولیٹری اتھارٹی.
- (۱۳-A) تنازعات کا حل.
- (۱۴) تشکیل ریگولیٹری اتھارٹی.
- (۱۵) ممبرز کی تقرری / ارکان کی تقرری.
- (۱۶) استعفی.
- (۱۷) نگرانی روبرو ریگولیٹری اتھارٹی.
- (۱۸) ہدایات کی تیاری وغیرہ.

باب ۷ جرائم اور سزا.

- (۱۹) جرائم.
- (۲۰) جرائم کی دست اندازی.
- (۲۱) کمپنیوں کے جرائم وغیرہ.
- (۲۲) حکم کی قطعیت وغیرہ.

باب نمبر ۸. متفرق.

(۲۳) اندراج کی منسوخی.

(۲۴) نجی اداروں کی رسائی.

(۲۵) ضمانت.

(۲۶) اختیارات برائے قواعد سازی.

(۲۷) شقات جو دوسرے شقات کو مسترد کریں.

(۲۸) انفساخ اور استثناء.

خیبر پختونخوا انجی تعلیمی اداروں کا اندراج اور کارکردگی آرڈیننس ۲۰۰۱ء

خیبر پختونخوا آرڈیننس نمبر ۲۷ مجریہ ۲۰۰۱ء

۱۵، اکتوبر ۲۰۰۱ء

ایک آرڈیننس.

خیبر پختونخوا انجی تعلیمی اداروں کو کارگر بنائے، نگرانی کرنے اور کنٹرول کرنے.

ہر گاہ قرین مصلحت ہے کہ خیبر پختونخوا میں انجی تعلیمی اداروں کو کارگر بنایا جاوے، نگرانی اور کنٹرول کیا جائے اور ان اداروں کا اندراج ہو.

اور ہر گاہ گورنر خیبر پختونخوا مطمئن ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری اقدامات اٹھانا ضروری بتاتا ہے.

اب اس سلسلے میں بمطابق نفاذ ہنگامی حالات اکتوبر ۱۹۹۹ء کے چودھویں تاریخ، جواب تک ترمیم شدہ ہوں اور ۱۹۹۹ء کے عبوری آئین کے حکم نمبر (۱)، آرٹیکل نمبر (۴)، ۱۹۹۹ء عبوری آئین (ترمیم) حکم نمبر (۹) ۱۹۹۹ء کے ساتھ ملاحظہ ہو اور اس ضمن میں وہ تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے، جو اس قابل بنارہا ہوں، گورنر خیبر پختونخوا درج ذیل آرڈیننس بنا کر مشتہر کرتا ہے.

۱. مختصر عنوان، وسعت و نفاذ:

- (۱) یہ آرڈیننس خیبر پختونخوا انجی تعلیمی اداروں کا اندراج اور کارکردگی آرڈیننس کہلایا جائے گا.
- (۲) یہ پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں یکسر نافذ العمل ہوگا.
- (۳) یہ ان علاقہ یا علاقوں اور اس تاریخ یا تاریخوں سے نافذ العمل ہوگا جو سرکاری گزٹ میں اطلاع کے ذریعے واضح کرتا ہے.

باب اول (ابتدائیہ)

۲. تعریفات:

(۱) اس آرڈیننس میں جب تک کہ سیاق و سباق کی بصورت دیگر ضروریات نہ ہوں ذیل عبارت کے لیے ان کے وہی معنی ہوں گے جو ان کو دیئے گئے ہوں جیسا کہ۔

- (الف) ”بورڈ“ بورڈ سے مراد بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن متعلقہ یا دوسرا کوئی سرٹیفکیٹ اجرا و بورڈ جیسا، بھی معاملہ ہو، جو کہ حکومت وقت کی قائم کی گئی ہو۔
- (ب) ”وزیر اعلیٰ“ وزیر اعلیٰ سے مراد وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا ہے
- (پ) ”کالج“ کالج سے مراد کوئی بھی ادارہ یا مرکز جو کہ نجی شعبہ میں طالبہ کو تعلیم کی مد میں سند عطا کرے۔
- (ت) ”محکمہ“ محکمہ سے مراد محکمہ تعلیم ہے۔
- (ث) ”حکومت“ حکومت سے مراد حکومت خیبر پختونخوا ہے۔
- (ٹ) ”گورنر“ گورنر سے مراد گورنر خیبر پختونخوا ہے۔
- (ج) ”ہائیر ایجوکیشن کمیشن“ ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے مراد ہائیر ایجوکیشن کمیشن آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت قائم کیا گیا ہائیر ایجوکیشن کمیشن ہے۔

(ج) ”مرتب شدہ“ مرتب شدہ سے مراد اس آرڈیننس کے قواعد کے تحت مرتب شدہ ہے۔

(ح) ”صوبہ“ صوبہ سے مراد صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔

(خ) ”صوبائی قانون“ صوبائی قانون سے مراد صوبائی اسمبلی کا ایک منظور کیا ہوا قانون یا منظور تصور کیا ہوا قانون ہے۔

(د) ”ریگولیٹری اتھارٹی“ ریگولیٹری اتھارٹی سے مراد اس آرڈیننس کے تحت ایک تشکیل کردہ ریگولیٹری اتھارٹی ہے۔

(ذ) ”سکول“ سکول سے مراد کوئی بھی نجی شعبہ میں تعلیم میں دینے والا ادارہ یا مرکز جو سند عطا کرے، ہے۔

(ڈ) ”سوسائٹی“ سوسائٹی سے مراد ایک سوسائٹی جو کہ

سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء (۱۸۶۰ء کا xxi) کے تحت رجسٹرڈ ہو، ہے۔

(ر) ”ٹرسٹ“ ٹرسٹ سے مراد ایک ٹرسٹ جو کہ ٹرسٹ ایکٹ ۱۸۸۲ء (۱۸۸۲ء کا ۱۱) کے تحت قائم کیا گیا ہو، ہے؛ اور

(ز) ”جامعہ“ جامعہ سے مراد ہے صوبائی قانون کے تحت قائم شدہ ایک جامعہ اور ایسی دوسری جامعہ یا اسکی کوئی شاخ جو صوبہ کے باہر قانون کے تحت قائم کی گئی ہو اگر اس آرڈیننس کے تحت رجسٹرڈ ہو، شامل ہے

(۲) الفاظ اور جملے جو کہ اس آرڈیننس میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن وضاحت نہیں کی ہو ان کے وہی معنی ہونگے جو کہ بالترتیب متعلقہ وفاقی یا صوبائی قانون کے جیسا بھی معاملہ ہو) کے تحت دی گئی ہو۔

۳۔ منظم نام:

(۱) کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ کسی بھی اچھی شہرت کے حامل یا مشہور غیر ملکی / بیرونی تعلیمی ادارہ کا نام استعمال نہیں کر سکتا جب تک کہ یہ اس ادارہ کی مجاز شاخ نہ ہو اور ریگولیٹری اتھارٹی کی طرف سے حسب ضابطہ طور پر منظور ہوا ہو، یا بورڈ، جیسا بھی معاملہ ہو۔

(۲) حکومت کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ یا قومی یا بین الاقوامی رہنما کے نام کے ساتھ منسوب نہیں کیا جائیگا۔

(۳) کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ کسی بھی فرقہ بند گروپ کے ساتھ منسوب نہیں کیا جائیگا۔

باب نمبر دوم

نجی جامعہ

۴۔ نجی جامعہ کا قیام:

(۱) کوئی فرد یا تنظیم اس وقت تک ایک نجی یونیورسٹی کے قیام کے لیے درخواست نہیں کر سکتا جب تک متعلقہ فرد نے اس مقصد کی خاطر ٹرسٹ ایکٹ ۱۸۸۲ء (۱۸۸۲ء کا II) کے تحت ایکٹ ٹرسٹ نہ بنایا ہو، یا جیسا بھی معاملہ ہو، فرد یا افراد پر مشتمل تنظیم سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۲۰ء (xxi) کے تحت سوسائٹی کے طور پر رجسٹر نہ ہوا ہو، یا کمپنیز آرڈیننس ۱۹۸۴ء (۱۹۸۴ء کا XLII) کے تحت ایک کمپنی کے طور پر رجسٹر نہ ہوا ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی اہل شخص یا تنظیم اپنے یا اسکے نام پر نجی شعبہ میں ایک جامعہ کی رجسٹریشن کے لیے مرتب شدہ طریقے اور فارم پر ریگولیٹری اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے۔

(۳) ریگولیٹری اتھارٹی چار ارکان پر مشتمل ایک جانچ پڑتال کمیٹی تشکیل دے گی، جس میں نجی شعبہ میں قائم ہونے والی جامعہ کے قریب ترین سرکاری یونیورسٹی/جامعہ کا ایک ڈین، محکمہ ہائیر ایجوکیشن کا ایک نمائندہ جو اضافی سیکرٹری کے درجہ سے کم نہ ہو اور دو دیگر ارکان جو یہ منتخب کرتی ہے، شامل ہونگے اور ذیلی دفعہ (۲) کے تحت تمام موصول درخواستیں اس کمیٹی کو ہائیر ایجوکیشن کمیشن اور حکومت کے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق جانچ پڑتال کے لیے بھیجے گا اور یہ اپنی رپورٹ ریگولیٹری اتھارٹی کو جمع کرے گا۔

(۴) جانچ پڑتال کمیٹی کے پاس اختیارات ہونگے کہ وہ کاغذات کی جانچ کرے، کاغذات کو پیش کرنے کا حکم دے، حلف پر بیانات لیں اور درخواست گزار کو بین حلفی داخل کرنے کی ہدایت کرے اور ان امور کی انجام دہی میں ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (۱۹۰۸ء کا ۷) کے ایک سول ریویوانی عدالت کی طرح اختیارات حاصل ہونگے۔

(۵) جانچ پڑتال کمیٹی جانچ پڑتال کے بعد درخواست ہائے کو اپنے سفارشات کے ساتھ ریگولیٹری اتھارٹی کو مزید کارروائی کے لیے ارسال کرے گی۔

۵۔ جامعہ کا قیام اور تشکیل:

(۱) اگر ریگولیٹری اتھارٹی نجی شعبہ میں جامعہ کے قیام کی سفارش کرتی ہے، تو مینجنگ کمیٹی، بورڈ آف گورنرز یا ٹرسٹیز کا بورڈ جیسا کہ معاملہ ہو، ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے اعتراض نہ ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد حکومت کی مزید کارروائی کے لیے ایک بل کی شکل میں ایک چارٹر حکومت کو پیش کرے گا۔

(۲) جب تک بل صوبائی اسمبلی سے پاس ہو کر باقاعدہ طور پر ایکٹ نہیں بن جاتا تو درخواست گزار مجوزہ جامعہ کا کام امور شروع نہیں کرے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) سے مشروط ریگولیٹری اتھارٹی، مقررہ فیس کی ادائیگی پر ایک اندراج سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس پر رجسٹرڈ ہونے والی جامعہ اپنا امور شروع کر سکتی ہے۔

جامعات کی شاخیں:

- (۱) صوبہ میں کام کرنی والی کسی بھی جامعہ کی شاخ اس آرڈیننس کے تحت منظور نہیں ہوگی جب تک یہ اسی آرڈیننس کے دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت رجسٹرڈ نہ ہوئی ہو۔
- (۲) ذیلی دفعہ (۱) کے مقصد کی خاطر، اس آرڈیننس کے دفعہ ۴ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت تشکیل شدہ جانچ پڑتال کمیٹی، نصاب، طریقہ تدریس کی جانچ پڑتال اور صوبہ کے دوسرے منظور شدہ جامعات کے نصابات سے اس کے نصاب کی موافقت کا اندازہ لگائے گی اور اسکی رائے میں نصاب صوبہ کے دوسرے جامعات کے ڈگری یا پوسٹ گریجویٹیشن سے مساوی معیار کے ہیں، تو رائج الوقت قانون کے باوجود ریگولیٹری اتھارٹی کی سفارش پر اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی اجازت سے مشروط، قانونی طریقہ کار کے تحت، کسی دوسری جامعہ کو مرتب شدہ طریقہ سے رجسٹرڈ کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

وضاحت:

اس دفعہ میں دوسری جامعہ سے مراد وہ جامعہ جو صوبائی قانون کے تحت نہیں قائم ہوئی ہو۔

باب سوم نجی کالجز۔

ایک کالج کا آغاز:

- (۱) کوئی فرد یا تنظیم ایک نجی کالج کھولنے کے لیے درخواست نہیں سکتا جب تک، فرد کی صورت میں، وہ کالج کے نام پر بینک میں ایک سائز (Sizable) اپیل رقم ضمانت (سیکیورٹی ڈپازٹ) کے طور پر جمع نہیں کرے گا، یا ایک تنظیم کی صورت میں، رائج الوقت قانون کے تحت ایک سوسائٹی، ٹرسٹ، فاؤنڈیشن یا بزنس انٹرپرائز کے طور پر رجسٹرڈ نہ ہو۔

- (۲) ایک ڈگری کالج قائم کرنے والا خواہشمند شخص یا تنظیم، جیسا کہ ذیلی دفعہ (۱) میں بیان ہوا ہے، اندارج کے لیے ریگولیٹری اتھارٹی کو مرتب شدہ طریقے اور شکل میں درخواست دے سکتا ہے۔
- (۳) مذکورہ شق کے معنی کے اندر چانچ پڑتال کے لیے ریگولیٹری اتھارٹی معاملہ کو دفعہ (۶) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت تقررہ چانچ پڑتال کمیٹی کے حوالہ کرے گی۔
- (۴) انٹر کالج قائم کرنے والا کوئی بھی خواہش مند شخص یا تنظیم، متذکرہ ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، متعلقہ بورڈ کو مرتب شدہ صورت اور طریقہ سے درخواست دے سکتا ہے اور بورڈ تمام درخواستیں دفعہ (۹) ذیلی دفعہ (۴) کے تحت بنائی گئی متعلقہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کو کیسز کی اس آرڈیننس کے شقات کے مطابق چانچ پڑتال کے لیے بھیجے گا۔
- (۵) اس آرڈیننس کے دوسرے شقات سے مشروط، اگر چانچ پڑتال کمیٹی، یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ضلعی کمیٹی درخواست گزار کی فیزبیلٹی رپورٹ سے مطمئن ہو اور یہ کہ اس کالج کے قیام سے تعلیم کے حصول کی اعانت ہوتی، تو

(الف) ڈگری کالج کی صورت میں، ریگولیٹری اتھارٹی کو

سفارش کرے گا، اور

(ب) انٹر کالج کی صورت میں، متعلقہ کالج کے قیام کے لیے

متعلقہ بورڈ کو سفارش کرے گا اور کالج کو عبوری طور پر

رجسٹرڈ کیا جاسکتا ہے۔

(۶) متعلقہ کالج اپنے حدود کے بورڈ یا یونیورسٹی سے الحاق کے لیے درخواست دے گا اور الحاق

حاصل کرنے کے بعد ذیلی دفعہ (۵) کے تحت جاری کردہ عبوری رجسٹریشن کی توثیق ہوگی۔

(۷) پروفیشنل کالج کی صورت میں منظوری فیڈرل قانون کے مطابق اتھارٹی سے لی جائیگی جیسا

کہ ایک میڈیکل کالج کی صورت پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل اور انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کی

صورت پاکستان انجینئرنگ کونسل، جیسا کہ معاملہ ہو، اور قانونی لوازمات پورے کرنا متعلقہ کالج کی ذمہ

داری ہوگی اور متعلقہ کونسل سے اسکی منظوری براہ راست متعلقہ وفاقی قانون کے تحت مخصوص طریقہ کار

سے حاصل کرے۔

۸. رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کا اجراء:

ریگولیٹری اتھارٹی (یا جیسا بھی معاملہ ہو، بورڈ کالج کو قواعد میں دیئے گئے مدت کے لیے مرتب شدہ طریقہ سے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جو کہ مرتب شدہ شرائط و ضوابط پر قابل تجدید ہوگا۔

باب چھارم. نچی سکولز.

۹. نچی سینڈری یا ہائیر سینڈری سکولوں کا آغاز:

- (۱) کوئی شخص ریگولیٹری اتھارٹی کی اجازت کے بغیر ایک نچی سینڈری یا ہائیر سینڈری سکول نہیں کھول سکتا۔
- (۲) ذیلی دفعہ (۱) میں تحت متذکرہ نچی سکول کھولنے کا خواہشمند شخص دفعہ (۷) (۷) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قائم کی ہوئی متعلقہ ڈسٹرکٹ ضلعی کمیٹی کو مرتب شدہ طریقہ اور صورت میں درخواست دے گا۔
- (۳) ضلعی کمیٹی محل وقوع کا دورہ کرے گی، فیزیبلیٹی رپورٹ کی جانچ پڑتال کرے گی، درخواست گزار کی مالی حالت کا جائزہ لے گی، بشمول بورڈ کے ساتھ الحاق برائے امتحانی مقاصد اور باب پنجم میں موجود شقوں سے مشروط ریگولیٹری اتھارٹی کو اپنے سفارشات دے گی۔
- (۴) بورڈ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہر ضلع میں ایک ضلعی کمیٹی قائم کرے گا۔
 - (i) متعلقہ ضلع کا ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) چیئرمین۔
 - (ii) متعلقہ ضلع ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) ممبر۔
 - (iii) متعلقہ بورڈ کا سیکرٹری۔ ممبر
 - (iv) ضلع میں کالجز کا سینئر پرنسپل۔ ممبر
 - (v) ایک ماہر تعلیم یا سماجی کارکن جو بورڈ نے متعین کیا ہو۔ ممبر
 - (vi) متعلقہ ضلع کے ضلعی ناظم کا ایک نمائندہ۔ ممبر

۱۰. سرٹیفکیٹ کا اجراء:

- (۱) اندراج سرٹیفکیٹ کے اجراء پر، سکول تعلیم دینے کے لیے تسلیم شدہ قرار دی جائیگی۔
- (۲) کسی دیگر مردہ قانون سے متصادم ہونے کے باوجود، ذیلی دفعہ (۱) کے سکول کے رجسٹریشن پر، متعلقہ بورڈ سے ملحقہ قرار دی جائیگی۔

۱۱. پرائمری اور مڈل سکولوں کا آغاز:

- (۱) کوئی شخص بورڈ کی اجازت کے بغیر کوئی مڈل، لوئر مڈل یا ایک پرائمری سکول بشمول پری پرائمری، کنڈرگارٹن، مانسٹری اور ایسے دوسرے ادارے جن کا کوئی بھی نام ہو، نہیں کھول سکتا۔
- (۲) ایک سکول کھولنے کا خواہشمند شخص، بحوالہ دیلی دفعہ (۱) مرتب شدہ فارم پر اور طریقے سے، ذیلی دفعہ (۹) ذیلی دفعہ (۶) کے تحت تشکیل شدہ متعلقہ ضلعی کمیٹی کو درخواست دے گا۔
- (۳) ضلعی کمیٹی موقع کا دورہ، فیزیبلیٹی رپورٹ کلی جانچ پڑتال درخواست گزار کی مالی استحکام کا اندازہ لگا دے گی اور باب پنجم کے شقات سے مشروط، بورڈ کو تجاوزات دے گی۔
- (۴) اگر بورڈ سکول کو رجسٹرڈ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، تو یہ درخواست گزار کو اندراج سرٹیفکیٹ جاری کرے گا، جس پر سکول تعلیم دینے کے لیے تسلیم شدہ قرار دی جائیگی۔

باب پنجم۔

عمومی طریقہ کار برائے اندراج۔

۱۳. عوامی رائے:

- (۱) جب بھی ایک درخواست اندراج کے موصول ہوتی ہے، تو متعلقہ ڈسٹرکٹ کمیٹی درخواست گزار کے ارادہ کو نوٹ کی شکل میں کسی ظاہری جگہ پر چسپاں کرے گی برائے عوامی اطلاع یا بی تاکہ عوام سے متعلقہ سکول یا کالج کے اندراج کے حوالے سے ان کے تجاویزات اور اعتراضات حاصل کرے، جیسا بھی معاملہ ہو۔

(۲) ایک کالج یا ہاؤسنگ سکول کی صورت میں، ایک عوامی نوٹس درخواست گزار کے خرچہ پر کم از کم دو مشہور اخبارات میں بھی شائع کی جائیگی تاکہ نوٹس میں دیئے گئے مقررہ میعاد کے اندر اعتراضات اور تجاویزات حاصل کی جاسکے۔

(۳) اعتراضات یا تجاویزات کی موصولی پر، جیسا بھی معاملہ ہو، ضلعی کمیٹی عوامی رائے کی جانچ پڑتال کرے گی اور اگر کمیٹی کو مزید معلومات / اطلاعات کی ضرورت ہو تو یہ خواہشمند حضرات جو کہ انٹرویو دینا چاہتے ہوں کمیٹی کی دعوت پر انٹرویو کر سکتے ہیں۔

(۴) ضلعی کمیٹی کی طرف شائع ہونے والی ہر نوٹس، مجوزہ سکول یا کالج کی نمایاں خصوصیات کے ساتھ، جیسا بھی معاملہ ہو، یا کلاز، پر ضرور دیتے ہوئے۔

- (الف) جسمانی ڈھانچہ کی فراہمی۔
- (ب) مجوزہ عملہ اور اسکا پے اسکیل وغیرہ۔
- (ج) داخلہ فیس۔
- (د) ٹیوشن فیس۔
- (ر) یونیفارم۔
- (ز) طرز وضاحت۔
- (ص) منتخب نصاب۔
- (ض) یا کوئی دوسری خاصیت جو کہ درخواست گزار عوامی اطلاع یابی کے لیے دینا چاہیے۔

باب ششم۔ ریگولیٹری اتھارٹی۔

۱۳۔ ریگولیٹری اتھارٹی کی تشکیل:

جلد از جلد اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد ایک ریگولیٹری اتھارٹی قائم کی جائے گی اس کام کے لیے جو اسکو اس آرڈیننس کے تحت تفویض کی گئی ہے۔

۱۳۔ (الف) تنازعات کا حل:

(۱) ریگولیٹری اتھارٹی، یا جیاس بھی معاملہ ہو، بورڈ کے پاس اپنے دائرہ اختیار کے اندر نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن سے متعلق بلا شرکت غیر اتھارٹی اختیار حاصل ہوگا اور ان معاملات سے متعلق جو حکومت اور رجسٹرڈ اداروں کے درمیان پیدا ہونے تنازعات، ریگولیٹری اتھارٹی یا بورڈ اور رجسٹرڈ اداروں، یونیورسٹی اور رجسٹرڈ اداروں، یا اداروں کے عملے سے متعلق تنازعات، یا فیس کے بارے میں والدین کی شکایات، اداروں کے مراعات کے شرائط، ملازمین، اور دیگر متعلقہ معاملات میں اختیارات حاصل ہونگے۔

(۲) ریگولیٹری اتھارٹی یا بورڈ، جیاس بھی معاملہ ہو، اپنے اختیار کے اندر متعین صورت میں اپنے حدود کے اندر رجسٹرڈ اداروں کی نگرانی اور کارکردگی کی تشخیص کے لیے ذمہ دار ہوگی۔

۱۴۔ ریگولیٹری اتھارٹی کی ساخت:

ریگولیٹری اتھارٹی ایک چیئر مین اور تین ارکان پر مشتمل ہوگی اور حکومت جو وقتاً فوقتاً متعین کرے گی وہ عملہ فراہم کر سکتی ہے۔

۱۵۔ ارکان کی تقریری:

ریگولیٹری اتھارٹی کا چیئرمین اور ارکان متعین شرائط و ضوابط پر وزیر اعلیٰ مقرر کرے گا۔

۱۶۔ استعفیٰ:

چیئرمین یا ریگولیٹری اتھارٹی کا رکن صوبے کے وزیر اعلیٰ کو تحریری طور پر استعفیٰ دے سکتا ہے۔

۱۷۔ نگرانی روبرو ریگولیٹری اتھارٹی:

(۱) کوئی شخص اگر ریگولیٹری اتھارٹی یا ریگولیٹری اتھارٹی کے مندوب کے کسی فیصلے سے ناراض ہو، تو ریگولیٹری اتھارٹی کے سامنے نگرانی درخواست پیش کر سکتا ہے۔

(۲) ریگولیٹری اتھارٹی کو کسی بھی نگرانی درخواست فیصلہ کرنے میں درج اندر امور میں وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے جو ایک دیوانی عدالت کو ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء، ۵ کے تحت حاصل ہے۔

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور حاصل کرنے کے لیے مجبور کرنا اور حلف پران کا بیان کرنا۔

(ب) کاغذات پیش کروانا۔

(ج) بیان حلفی پر گواہان طلب کرنا۔

(د) گواہان یا دستاویزات کی جانچ پڑتال کے لیے کمیشن مقرر کرنا۔

(۳) نگرانی میں ریگولیٹری اتھارٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

۱۸. ہدایات کی تیاری وغیرہ:

- (۱) ریگولیٹری اتھارٹی رجسٹر داروں کے استاذہ کے لیے قابلیت، پے سکیل اور مراعات کے لیے ہدایات تیار کرے گی، بہ استثنیٰ ایک پرائیویٹ جامعہ۔
- (۲) ریگولیٹری اتھارٹی کی پیشگی منظوری کے بغیر دلی دفعہ کے تحت تیار کے لیے ہوئے منظور شدہ ہدایات سے انحراف نہیں کیا جائیگا۔

باب ہفتم۔

جرائم اور سزا۔

۱۹. جرائم:

- (۱) کوئی بھی، آیا ایک فرد ہو یا رجسٹرڈ تنظیم، اگر اس آرڈیننس کے شقات یا اسکے تحت بنائے گئے قواعد سے تجاوز کرے گا، سزا دی جائیگی۔
- (الف) ایک غیر رجسٹرڈ نجی جامعہ کو چلانے کی صورت میں پانچ لاکھ روپے جرمانہ، یا
- (ب) سائنس یا ٹیکنالوجی کا ایک نجی کالج چلانے کی صورت میں تین لاکھ روپے جرمانہ، یا
- (ج) جز (ب) میں متذکرہ نجی کالج چلانے کی صورت میں دو لاکھ روپے جرمانہ، یا
- (د) ایک سینڈری یا ہائیر سینڈری نجی سکول چلانے کی صورت میں ایک لاکھ روپے جرمانہ، یا
- (ر) ایک مڈل، ایک لوئر مڈل یا ایک پرائمری سکول چلانے کی صورت میں پچاس ہزار روپے جرمانہ؛ اور
- (ز) دیگر تمام صورتوں دس ہزار تک کا جرمانہ،

۲۰. جرائم کی دست اندازی:

فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کے علاوہ، کوئی دوسری عدالت اس آرڈیننس یا اسکے تحت بنائے گئے قواعد کے رو سے قابل سزاجرائم کی دست اندازی نہیں کر سکے گی، سوائے ریگولیٹری اتھارٹی یا حکومت کی طرف سے مختیار شخص کے تحریری شکایت پر۔

۲۱. کمپنیوں کے جرائم وغیرہ:

اس آرڈیننس یا اسکے تحت بنائے گئے قواعد کی رو سے ایک جرم کا مرتکب شخص ایک کمپنی، ایک کارپوریشن، ایک سوسائٹی یا ٹرسٹ ہے، کمپنی، کارپوریشن، سوسائٹی یا ٹرسٹ کا ہرڈائریکٹر، پارٹیز اور ملازم، جیسا بھی معاملہ ہو، جب تک وہ ثابت نہیں کرتا ہے کہ جرم اسکے علم یا اجازت کے بغیر ہوا ہے، جرم کا مرتکب ہوگا۔

۲۲. حکم کی قطعیت، وغیرہ:

اس آرڈیننس میں صراحت سے کچھ اور تغلف نہ ہو، ریگولیٹری اتھارٹی یا اسکی ایما پر اس آرڈیننس کے تحت بنایا گیا ہر حکم یا فیصلہ آخری ہوگا اور اسکو عدالت یا کسی اور اتھارٹی کے سامنے چیلنج نہیں کیا جائیگا۔

باب ہشتم متفرق.

۲۳. اندراج کی منسوخی:

(۱) ریگولیٹری اتھارٹی ایک رجسٹرڈ تعلیمی ادارے کو شوکا ز نوٹس جاری کرنے اور اسکی انتظامیہ کو سننے کا ایک موقع دینے پر، رجسٹریشن منسوخ یا موجودہ رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ کی میعاد ختم ہونے پر اندراج سے انکار کر سکتی ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت شوکا ز نوٹس جاری کرنے سے پہلے، ایک ملحقہ کالج کو شوکا ز نوٹس جاری ہونے کی صورت میں متعلقہ جامعہ کو غیر سے متعلق کاروائی شروع کرنے کے وجوہات سے مطلع کیا جائیگا۔

(۳) اگر جامعہ کی نجی تعلیمی ادارہ کا الحاق ختم کرے، رجسٹرار ریگولیٹری اتھارٹی کو ذیلی دفعہ کے تحت کارروائی شروع کرنے کے لیے مطلع کرے گا۔

۲۴. نجی اداروں کو رسائی:

تمام رجسٹرڈ تعلیمی اداروں کو تمام طلبہ کا ذات، عقیدہ اور مذہب سے بالاتر ہو رسائی حاصل ہوگی اور داخلہ پرمیٹ کے سوا کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

۲۵. ضمانت:

سوائے اس آرڈیننس میں صراحت سے کچھ اور متقاضی نہ ہو، حکومت، یا کسی اتھارٹی یا شخص جس نے نیک نیتی سے اس آرڈیننس یا اسکے تحت بنائے گئے قواعد کے رو سے کو کام کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، کے خلاف کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دوسری قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی جائے گی۔

۲۶. قواعد وضع کرنے کا اختیار:

- (۱) حکومت اس آرڈیننس کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔
- (۲) ریگولیٹری اتھارٹی، حکومت کی منظوری سے، اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے ضوابط بنا سکتی ہے۔

۲۷. انفساخ اور استثناء:

اگر اسی آرڈیننس کے شقات کسی دوسرے صوبائی قانون کے متضاد ہو تو اس قانون کے شقات کے باوجود اس آرڈیننس کے شقات کو تضاد کے حد تک برتری حاصل ہوگی۔

- (۱) مغربی پاکستان رجسٹریشن برائے غیر تسلیم شدہ تعلیمی اداروں کے آرڈیننس ۱۹۶۲ء (خیبر پختونخوا ۱۹۶۲ء کا XI) کو یہاں منسوخ کیا جاتا ہے۔
- (۲) متذکرہ آرڈیننس کی منسوخی کے باوجود، اس کے تحت تمام رجسٹرڈ تعلیمی اداروں کو اس آرڈیننس کے تحت ان شرائط و ضوابط جو متعین ہیں، یا اس آرڈیننس کے تحت ایک کارسپانڈنگ تعلیمی ادارہ کی رجسٹریشن کے لیے متعین کئے جاسکتے ہیں، رجسٹرڈ تصور ہونگے۔

